

آپ ﷺ نے تو اس مخصوص و مخلوط تربیت کی ضرورت محسوس نہ فرمائی جس کی پیر صاحب نے محسوس کی۔ تربیت پانے والوں نے بھی آنکھیں بند کر کے اس نقش اقدام کو قبول کر لیا؟ آخر قوم کو کیا ہو گیا ہے اتنا بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت نہیں رہی یا عقلوں پر پردے پڑ گئے ہیں؟

عالم بنو عالم بناؤ تحریک برپا کرنے کی ضرورت

ہر دور میں اس دور کی ضروریات کے مطابق افراد کا ریتار کئے جاتے ہیں۔ تاکہ قومی ضروریات پوری کی جاسکیں۔ پاکستان میں صدر محمد ایوب خان کے دور میں وکیشنل انسٹیٹیوٹ کثرت سے قائم ہوئے اور ان میں نوجوانوں کو ٹائپنگ اور شارٹ ہینڈ کی تربیت کے علاوہ بعض دیگر ہنروں کی تعلیم دی گئی۔ تاکہ دفتری امور میں لکھنے لکھانے کا سلسلہ قلم دوات سے ترقی کر کے ٹائپ رائٹر پر آجائے۔

پھر ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کثرت سے بننے لگے مقصد یہ تھا کہ لوگ ٹیکنیکی تربیت حاصل کر کے ملک کی ٹیکنیکی ضروریات پوری کر سکیں۔ بھٹو دور میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کو فروغ حاصل ہوا اور اس عرصہ میں کئی ایک بڑی بڑی انڈسٹریاں قائم ہوئیں جن میں ان نوجوانوں کی ضرورت تھی اور انہیں ان میں روزگار کے مواقع حاصل ہو گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایل ایل بی کرنے کا رواج ہوا اور بڑی تعداد نے لاء گریجوایشن کیا۔ ڈاکٹر بننے کے شوق میں بہت سے نوجوانوں نے بھاری فیسیں ادا کر کے ایم بی بی ایس کیا اور اب بھی کر رہے ہیں مگر ملک میں ان ٹرینڈ ڈاکٹروں کی تعداد اس قدر زیادہ ہو گئی ہے کہ انہیں ہاؤس جاب بھی مشکل سے ملتی ہے۔ آئی ٹی کا شور اٹھا اور ہزاروں نوجوان آئی ٹی میں تربیت پا کر بیرون ملک روانہ ہو گئے۔

غرضیکہ متعدد شعبہ جات میں متعدد اوقات میں ایک تیزی اور گرمی پیدا ہوئی اور ضرورت کے احساس نے ایجاد کو جنم دیا، لیکن اگر کوئی شعبہ والدین اور نوجوانوں کی توجہ حاصل نہیں کر سکا تو وہ علماء کی تیاری کا کام ہے۔ معاشرے کو اس وقت جس قدر علماء کی اور اچھے (جید) علماء کی اشد ضرورت ہے ایسی شاید پہلے کبھی نہ تھی۔ دینی مدارس اگرچہ علماء کی تیاری کے کام میں مقدور بھر خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں لیکن خود اہل مدارس یہ محسوس کر رہے ہیں کہ وہ قوم کی ضروریات کا حقہ پوری نہیں کر پارہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ قوم مدارس کی بنیادی ضروریات کا حقہ پوری نہیں کر پارہی۔ لیکن ایک بات جو علماء کی تیاری کے سلسلہ میں نہایت اہم اور قابل توجہ ہے وہ یہ کہ عوام

☆ حق تولیہ: وہ بیچ جو صرف ثمن اول کے ساتھ ہو ☆

میں اب تک یہ شعور پیدا نہیں کیا جاسکا کہ قوم کو علماء کی ضرورت ہے۔ بلکہ مدارس سے جو علماء اب تک تیار ہوئے وہ بھی اس لئے ہو گئے کہ غریب والدین نے اپنے بچوں کو ان مدارس میں داخل کرادیا اور مدارس نے ان کی سرپرستی کی اور انہیں زیور علم سے آراستہ کر دیا۔ ان والدین کا مقصد نہ تو اپنے بچوں کو مدارس میں بھیجنے کا یہ تھا کہ قوم کو چونکہ علماء کی ضرورت ہے اس لئے وہ اپنے بچوں کو عالم بنارہے ہیں (الا ماشاء اللہ) اور نہ مدارس نے اس مشن سے کام کیا کہ وہ کوئی قومی ضرورت پوری کر رہے ہیں بلکہ نامساعد حالات کے باوجود ایک دینی فریضہ خیال کرتے ہوئے مدارس نے علم دین کی ان تک متعلق کا کام کیا۔

آج علماء کی تیاری کی ضرورت اس لئے ہم بڑھی ہوئی محسوس کرتے ہیں کہ دنیا میں فساد و ابتری کا دور دورہ ہے اور فساد فی الارض کی اس کیفیت سے اگر کوئی طبقہ دنیا کو نکال سکتا ہے تو وہ علماء کا ہے۔ ہزاروں برس کا ماضی ہمارے اس دعویٰ پر کافی دلیل ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بھٹک جانے والے انسانوں کی رہنمائی کے لئے انبیاء کرام کو مبعوث کیا جو لوگوں کو اللہ کے احکامات سے روشناس کراتے اور اللہ کی قائم کردہ و نازل کردہ اخلاقیات کا درس دیتے تھے جس کے نتیجہ میں امن قائم ہوتا اور بد امنی دور ہوتی تھی۔ نبی مکرم ﷺ کی تشریف آوری سے دنیا امن کا گہوارا بنی اور جزیرۃ العرب کو طویل خاندانی اور قبائلی جنگوں سے نجات ملی۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد اصحاب رسول ﷺ میں سے علماء کی جماعت نے امن و آشتی کے قیام میں مؤثر کردار ادا کیا۔ ہر اسلامی حکومت نے علماء کے تعاون سے ملکی ضروریات علم کو پورا کیا اور جب کبھی بد امنی کی کیفیت پیدا ہوئی علماء سروں پر کفن باندھ کے نکلے اور امن بحال کرانے میں اپنی تمام تر صلاحیتوں سے کام لیا۔

آج پھر دنیا کا امن نہ وبالا ہے۔ دنیا بھر میں عموماً اور پاکستان میں خصوصاً اخلاقی قدریں پستی کی انتہا کو پہنچ گئی ہیں۔ ایسے میں علماء کا طبقہ ہی کوئی مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے مگر ہر شخص یہ کہہ رہا ہے کہ علماء ہیں کہاں؟ چند جبہ پوش و دستار بند عالم نہادر حقیقت نہ عالم ہیں نہ علماء کی نمائندگی کا حق رکھتے ہیں تو پھر وہی لوگ جو علماء حق کی تلاش میں ہیں اور جنہیں موجود علماء سے شکوہ ہے کہ وہ علماء نہیں ہیں انہی کا فرض بنتا ہے کہ وہ خود عالم بنیں یا اپنی اولاد کو عالم بنائیں۔ تاکہ عالم نظر آئیں اور جو کردار ان کا معاشرہ میں ہونا چاہئے وہ ادا کریں۔ محض شکوہ کرنے یا اچھے علماء ملنے کی اچھی خواہش دل میں بسائے رکھنے سے تو قوم کی یہ ضرورت پوری نہ ہوگی اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ لوگ آگے بڑھیں جنہیں

☆ ماموں غریب کی وہ قیمت کا اعتبار کے بغیر کسی شے کو فروخت کرنا ☆

موجود علماء مطمئن نہیں کر پا رہے، جن کے خیال میں علماء عصر حاضر کے دینی و ملی تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے وہ خود آگے بڑھیں خود عالم بن کر یہ ثابت کر دیں کہ وہ نہ صرف لوگوں کو مطمئن کر سکتے ہیں بلکہ عصر حاضر کے تقاضوں کو بھی پورا کر سکتے ہیں۔

بعض لوگوں کو یہ کہتے بھی سنا گیا ہے کہ علماء کا علم پرانا ہو گیا ہے اور نئے دور کے تقاضے بدل گئے ہیں ان میں نئے دور کے تقاضوں کے مطابق گفتگو کرنے اور جدید مسائل کا حل پیش کرنے کی استعداد انہیں ہمارا انہیں مشورہ ہے کہ وہ خود یہ کام کیوں نہیں سنبھال لیتے اپنے جگر گوشوں کو انجینئرنگ اور میڈیکل کی تعلیم دلانے کی بجائے وہ انہیں ایسی جدید دینی تعلیم کیوں نہیں دلاتے جس کی وہ ضرورت محسوس کرتے ہیں اور جس کی کمی وہ موجود علماء میں محسوس کرتے ہیں۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے رہتے ہیں کہ منبر رسول پر معمولی قوموں کے لوگ قابض ہیں خاندانی لوگ نہیں۔ تو پھر خاندانی لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلوائیں اور منبر تک پہنچائیں۔ وہ کیوں اس فضیلت سے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو محروم کئے ہوئے ہیں۔ اگر وہ دین کے لئے مخلص ہیں تو انہیں عملی اقدام کرنا ہوگا محض انگشت نمائی سے تو کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ علم دین پر چند لوگوں نے اجارہ داری قائم کر لی ہے وہ انہیں اور دینی مدارس قائم کریں اور دینی علوم کے فروغ کے لئے اپنی توانائیاں صرف کریں تاکہ ملکی و ملی ضرورت پوری ہو سکے۔

اس وقت علماء کی تیاری کی شدید ضرورت اس لئے بھی ہے کہ پوری دنیا میں اس وقت جو قتل عام و قتل مسلماناں ہو رہا ہے اس میں صف اول کے مقتولین میں علماء شامل ہیں۔ اسی طرح آئندہ جو لوگ قتل کئے جائیں گے ان میں علماء ہی ہٹ لسٹ کی ٹاپ پر ہیں۔ اور یہ اعتراف بھی ہو چکا کہ علماء کو کس کے اشارے پر قتل کرایا جا رہا ہے۔

جب علماء کا قتل معمول بن گیا ہو بیرونی مسلم دشمن طاقتوں کا ایجنڈا علماء کو ختم کرنے اور علماء تیار کرنے والے اداروں کو ختم کرنے کا ہو، اور نئے علماء تیار نہ ہو رہے ہوں تو مستقبل میں ملک و قوم کی علمی و دینی ضروریات کون پوری کرے گا؟

اس لئے وقت کی اہم ضرورت نئے علماء کی تیاری ہے۔